

شراب سے بھرے کیونکر رہتے ؟

کب وہ سنتا ہے کہانی میری؟ اور پھر وہ بھی زبانی میری
 خلش غمزہ خونریز نہ پوچھے ! دیکھ خوں نابہ فثانی میری
 کیا بیاں کر کے مرا روئیں گے یار؟ مگر آشفۃ بیاں میری
 ہوں نہ خود رفتہ بیدائے خیال بھول جانا ہے نشانی میری
 متقابل ہے مقابل میرا رُک گیا دیکھ روانی میری
 قدرِ سنگِ سرِ رہ رکھتا ہوں سخت اندازاں ہے گرائی میری
 گردِ بادِ رہِ بے تابی ہوں صرصرِ شوق ہے بانی میری
 دہن اس کا جو نہ معلوم ہوا کھل گئی بیچ مدانی میری
 کر دیا صغف نے عاجزِ غالب ننگِ پیری ہے جوانی میری

۱۔ شرح : محبوب میرے عشق کی دردناک داستان سننے کا روادار کیا
 ہو سکتا ہے ؟ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ داستان میری زبان سے سُنے۔
 جب اس داستان کا کسی کی زبان سے بھی سننا ممکن نظر نہیں آتا تو خود میری
 زبان سے سُنے کی امید کیا ہو سکتی ہے ؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں، مرزا غالب نے اس شعر میں سننے کے دو مرتبے
 پیدا کیے، اول عشق کی کہانی سننا، دوم عاشق کی زبانی سننا :
 ”یہی امر خوبی شعر کا باعث ہوا ہے اور معانی میں ایسی نازک تفصیل